REGD No-L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۲

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۷/۱۲ — ۱۰ ظہور ۱۳۳۷ ہش — ۱۰ اگست ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ سابقہ اطلاع یہی کہ

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

حمید احمد خان ۷۴۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ کے ۵۷ ہزار طلباء میں سوم قرار پائے

چھ طلبہ نے وظائف اور چار نے ۷۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کئے۔ اوسط قریباً ۷۵ فیصد رہی

دو طلباء کی بورڈ میں ساتویں پوزیشن۔ ۴۸ فرسٹ ڈویژن میں اور ۶۱ سیکنڈ ڈویژن میں

ربوہ ۹ اگست۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ بہت شاندار رہا۔ سکول کے طالب علم حمید احمد خان ۷۴۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ کے ۵۷ ہزار طلباء میں سوم قرار پائے ہیں۔ علاوہ ازیں مرزا ناصر احمد اور سعید احمد نے ۷۲۰ نمبر حاصل کر کے ساتویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ سکول کے چھ طالب علم ان شاء اللہ ضرور وظائف حاصل کریں گے۔ مزید برآں چار طلباء نے ۷۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کئے ہیں۔ امسال سکول کی طرف سے ۱۷۹ طلبہ امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے دو لڑکوں کا امتحان دوبارہ ہوگا۔ اس طرح شریک ہونے والے ۱۷۷ طلباء میں سے ۱۳۲ کامیاب ہوئے۔ اور نتیجہ کی اوسط ۷۵ فیصد رہی جبکہ بورڈ کی مجموعی اوسط ۴۰ فیصد ہے۔ کامیاب ہونے والے طلباء میں سے ۴۸ نے فرسٹ ڈویژن حاصل کیا ہے۔ ۶۱ طلبہ سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والوں کی تعداد صرف ۲۳ ہے۔

نتیجہ کوالٹی کے لحاظ سے ماشاء اللہ بہت شاندار ہے۔ ادارہ الفضل سکول کی اس نمایاں کامیابی پر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر اور سکول کے جملہ ممبران اسٹاف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ کامیابی سکول اور سلسلہ احمدیہ کو ہر طرح مبارک کرے۔ اور سکول کو آئندہ اس سے بھی زیادہ شاندار نتائج دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(تفصیلی نتیجہ صفحہ ۸ پر)

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ بھی بفضلہ تعالیٰ شاندار رہا

مجموعی اوسط ۸۰.۶ رہی۔ ایک طالبہ ان شاء اللہ وظیفہ حاصل کرے گی

ربوہ ۹ اگست۔ سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے امتحان میٹرک میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ بھی بفضلہ تعالیٰ شاندار رہا ہے۔ امسال سکول کی طرف سے ۶۲ طالبات امتحان میں شریک ہوئی تھیں۔ ان میں سے ۵۰ کامیاب قرار پائیں۔ اور اس طرح نتیجے کی اوسط ۸۰.۶ فیصد رہی۔ ان میں سے ۸ فرسٹ ڈویژن میں اور ۳۵ طالبات سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والی طالبات کی تعداد صرف ۷ ہے۔ صادقہ نے ۶۴۷ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ بورڈ کا وظیفہ بھی حاصل کریں گی۔

ادارہ الفضل امۃ الحفیظ عائشہ صاحبہ ہیڈ مسٹرس اور دیگر ممبران اسٹاف کو اس کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور آئندہ سالوں میں اپنے فضل سے اس سے بھی زیادہ شاندار نتائج کی خوشخبری سے نوازے۔ آمین۔ تفصیلی نتیجہ صفحہ ۸ پر دیکھیں)

ہونہار طالب علم — حمید احمد خان

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طالب علم حمید احمد خان جنہوں نے امسال امتحان میٹرک میں ۷۴۰ نمبر حاصل کر کے سوم پوزیشن حاصل کی ہے مکرم عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے مڈل کے امتحان میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کر کے وظیفہ حاصل کیا تھا۔ امسال سکول کے جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر وہ "بہترین طالب علم" کے اعزاز سے نوازے گئے۔ فٹ بال، کرکٹ کے اچھے کھلاڑی ہیں۔ آپ نے [illegible]

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں شائع ہو چکا ہے آجکل حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے اور آپ لاہور میں زیر علاج ہیں احباب آپ کی صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

میٹرک کے نتیجہ کا اعلان

۵۷ ہزار میں سے ۳۰ ہزار امیدوار کامیاب

لاہور ۹ اگست سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے زیر اہتمام مئی ۱۹۵۸ء میں منعقد ہونے والے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس امتحان میں ۵۷ ہزار ایک سو نوے امیدوار شریک ہوئے جن میں ۳۰۳۳۱ کامیاب ہوئے۔ سکولوں کے کامیاب امیدواروں کی شرح ۶۴ فیصدی اور پرائیویٹ طلباء کی شرح ۳۳ فیصد رہی۔

اس امتحان میں گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ کے مسٹر محمد ظفر اقبال اول آئے انہوں نے ۷۷۰ نمبر حاصل کئے۔ طالبات میں گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا کی طالبہ امینہ بیگم اول آئیں۔ انہوں نے ۷۰۳ نمبر حاصل کئے۔

خطبہ جمعہ

وہی قوم زندہ کہلانے کی مستحق ہے جو اپنی خوبیوں میں دوسروں سے بلند اور ممتاز ہو

اپنے بلند مقام کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور جائزہ لیتے رہو کہ کیا تم اس مقام کے مطابق اپنی ذمہ واریوں کو ادا کر رہے ہو

مومن کا معیار اخلاق، معیار سچائی اور معیار ہمدردی یقیناً دوسروں سے بلند ہونا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰؍ مئی سنہ ۱۹۲۹ء بمقام لاہور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز چونکہ ۸ اگست ۱۹۵۸ء کو ناسازی طبع کی وجہ سے جمعہ کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ اس لئے اس ہفتہ حضور کا ایک پرانا غیر مطبوعہ خطبہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں بار بار یہ مضمون دہرایا گیا ہے کہ

کیا مُردے زندوں کے برابر

ہوسکتے ہیں۔ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ اور بظاہر یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس سے ہر شخص واقف ہے۔ لیکن اگر سوچا جائے۔ تو یہی چھوٹا سا مضمون اکثر اوقات دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات قومیں اس چھوٹی سی چیز کو نظر انداز کردینے کی وجہ سے اپنے مقام کو کھو بیٹھتی ہیں۔ دنیا میں اپنے مقام کو قائم رکھنے بلکہ سابق معیار سے اونچا ہونے کے لئے سہل ترین اور

سب سے آسان ذریعہ

یہی ہوا کرتا ہے کہ انسان اپنے اس مقام کی کیفیت کو یاد رکھے۔ جس پر وہ کھڑا ہو۔ یہی بات یاد رکھنے سے انسان کی اس جدوجہد میں تیزی پیدا ہوتی ہے جو اپنے مقام کو قائم رکھنے کے لئے وہ کیا کرتا ہے۔

مجھے خوب یاد ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو ان کے خیال میں ہمیں نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ تو وہ یہ فقرہ کہا کرتے تھے کہ میاں تمہیں معلوم ہے کہ تم کس کے بیٹے ہو۔ بس اس فقرہ میں سارا مضمون آجاتا تھا۔ یعنے کسی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے بھی انسان پر بعض ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور اس کے فعل کو لوگ اس کے باپ کی طرف منسوب کردیتے ہیں۔ چنانچہ کبھی تو والدین کے افعال بیٹوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور کبھی بیٹوں کے افعال والدین کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ

ایک دوسرے کی نیک نامی

یا بدنامی کا موجب ہوتے ہیں۔ اس فقرہ میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ اور اسکے معنے ہم سمجھتے تھے کہ کیا ہیں۔ کہتے ہیں کوئی شخص کفن چور تھا۔ جب کوئی آسودہ حال شخص مرتا۔ تو وہ اس کی قبر کھود کر کفن چرا لیا کرتا۔ اور مردہ کو دوبارہ قبر میں گاڑ کر اس پر مٹی ڈال دیتا۔ اس کفن چور کا لڑکا اس کی نسبت زیادہ شریف تھا۔ اور اپنے باپ کے پیشے سے احتراز کیا کرتا تھا۔ جب باپ مرا اور

کفن چوری بند ہوگئی

اور مردوں کی ہتک جاتی رہی تو لوگوں نے سمجھ لیا کہ کفن چور فوت ہوگیا ہے۔ اس کفن چور کے متعلق کسی شخص کو معلوم تو تھا نہیں۔ کہ وہ کون ہے، کیونکہ وہ یہ کام چوری چھپے کرتا تھا۔ اور اس کے بیٹے کے متعلق بھی کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ اور آیا وہ بھی کفن چور ہے یا نہیں۔ بیٹا یہ جانتا تھا کہ اس کا باپ کفن چور تھا۔ جب وہ فوت ہوگیا۔ تو لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے۔ کہ اچھا ہوا وہ مرگیا اس کا بیٹا جو کفن چور نہیں تھا۔ جب یہ باتیں سنتا تو

یہ الفاظ اس پر گراں گذرتے

ایک دفعہ وہ اپنے ایک دوست کے پاس گیا۔ اور اس سے کہا کہ اب اس طرح واقعہ ہوتا ہے۔ اور میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ کوئی شخص میرے باپ کو خواہ وہ کیسا ہی تھا گالیاں دے۔ مجھے

کوئی ایسا علاج بتاؤ

جس کے ذریعہ میں ان باتوں سے نجات حاصل کرسکوں۔ اس نے کہا کچھ دن تم بھی یہ کام کرلو۔ تمہارے باپ کے عیوب چھپ جائیں گے۔ لیکن ایسا کام کرو جو پہلے سے زیادہ سخت ہو۔ اس نے اس نصیحت پر عمل کیا۔ اور کفن چوری کا کام شروع کردیا۔ اس نے یہ کام کسی بری نیت سے نہیں کیا۔ بلکہ اپنے

باپ کے عیوب چھپانے کے لئے

یہ کام شروع کیا۔ وہ کفن چرا لیتا۔ اور مردے کو ننگا چھوڑ کر آجاتا۔ اس کا باپ تو کفن اتار کر مردے کو دوبارہ قبر میں دفن کردیتا تھا۔ لیکن وہ یونہی آجاتا۔ جب مردوں کی دوبارہ ہتک ہونے لگی۔ جب چیلیں انہیں نوچتیں کتے ان پر حملہ آور ہوتے۔ تو لوگ دعا کرتے۔ کہ خدا فلاں شخص پر رحم کرے وہ کفن چور تو تھا۔ مگر ہمیشہ مردوں پر مٹی ڈال دیا کرتا تھا۔

اب پتہ لگا ہے

کہ وہ کتنا شریف انسان تھا۔ اس طرح آہستہ آہستہ اسکے عیوب چھپ گئے۔ اور لوگوں نے اسے گالیاں دینا۔ اور برا بھلا کہنا چھوڑ دیا۔ جب اس کے بیٹے نے دیکھا کہ اب لوگوں نے اسے گالیاں دینا چھوڑ دیا ہے۔ تو اس نے بھی کفن چوری ترک کردی۔ غرض اس طرح بدنامیوں اور نیک نامیوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ اگر کسی میں کوئی عیب ظاہر طور پر پایا جاتا ہے۔ تو وہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اور اگر وہ عیب باطنی ہوتا ہے تو لوگ ایسی باتیں سنتے ہی بے نام گالیاں دینا شروع کردیتے ہیں۔ اسی طرح خوبیاں ہیں۔ اگر کسی میں کوئی خوبی ظاہری طور پر پائی جاتی ہے۔ تو

لوگ اس کی تعریفیں کرتے ہیں

لیکن اگر وہ خوبی باطنی ہوتی ہے تو لوگ بے نام تعریفیں کرتے ہیں۔ لیکن اس قاعدہ سے لوگ فائدہ بھی اٹھاتے

قرآن کریم میں جب یہ کہا گیا کہ مُردہ زندہ کے برابر نہیں ہو سکتا تو اس کا سیاق و سباق بتاتا ہو کہ مُردہ وہ ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا۔

یہ ایک دلیل ہے

جو خدا تعالےٰ نے کفار کے مقابلہ میں ان کے جھوٹا ہونے کے لئے دی۔ بلکہ یہ ایک طنز ہے جو مسلمان کے لئے عبرت کا ایک کوڑا ہے جو مُردہ زندہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ یعنی ایک غیر مسلم کسی خوبی میں اور کسی میدان میں بھی ایک مسلمان کے برابر نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں یہ جو کہا گیا ہے کہ مُردہ زندہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اگر

اسکے یہی معنے ہیں

کہ ایک غیر مسلم ایک مسلمان کے برابر خوبیاں نہیں رکھ سکتا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر آپ کے جاننے والے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ تو بظاہر یہ درست نظر نہیں آتا۔ کیونکہ آج ہر خوبی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر مسلمان سے زیادہ اچھا نظر آتا ہے۔ صداقت اس میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ محنت اس میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ احساس قومی اس میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ ایثار اور قربانی میں وہ ایک مسلم سے زیادہ اچھا ہے۔ رحم اس میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ انصاف اس میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ پاکیزگی اس میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ غیرت اس میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ غرض وہ

تمام اخلاق فاضلہ

جن کو قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ اور اس رنگ میں بیان کرتا ہے کہ گویا وہ ایک مسلمان کی جائداد ہیں۔ اور جن کی نسبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کلمة الحکمة ضالة المؤمن اخذها حیث وجدها لئے مخاطب اچھی باتوں کے متعلق تم کیا پوچھتے ہو۔ یہ تو مومن کا کھویا ہوا مال ہیں۔ اسے جہاں کہیں یہ چیزیں ملیں وہ انہیں جھپٹ کر لے جائے۔ یعنی کوئی حسن ایسا نہیں کوئی خوبی ایسی نہیں جسے یہ اپنے غیر کے پاس جانے دے گویا

اس کا مطلب یہ تھا

کہ ہر خوبی اور ہر حسن کے مالک مسلمان ہی ہوں گے۔ لیکن اب تو یہ ہے کہ کلمة الحکمة مسلمان کے لئے نفرت کی جگہ ہے اور اس کی حد سے زیادہ ناپسندیدہ چیز ہے۔ اگر یہ اس کی جیب میں بھی ہو تو وہ اسے پھینک دیتا ہے۔ اگر یہ اس کے گھر میں بھی ہو تو وہ اسے نکال دیتا ہے۔ اور جب تک وہ اسے اپنے سے جدا نہ کرے اسے چین نہیں آتا۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کیا مُردے زندوں کے برابر ہو سکتے ہیں۔ اب یا تو یہ کہنا پڑے گا کہ کبھی بھی ایک مسلمان اس درجہ تک نہیں پہنچ سکا جس کی طرف

اس فقرہ میں اشارہ

کیا گیا ہے۔ اور یا یہ ماننا پڑے گا کہ آج کا مسلمان وہ مسلمان نہیں رہا جس کے متعلق یہ فقرہ استعمال کیا گیا ہے لیکن پُرانے مسلمان کے متعلق یہ فقرہ صحیح اور درست تھا۔ گویا آج کا مسلمان عملاً مسلمان ہی نہیں۔ کہ اس کے متعلق یہ فقرہ کہا گیا ہو۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا پڑے گا کہ قرآن کریم نے یہ کہا ہے کہ مُردے زندہ کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر یہ نہیں کہا کہ مُردوں مُردوں میں بھی فرق نہیں ہوتا۔ پہلے مسلمان زندہ تھے اور غیر مسلم زندہ نہیں تھے۔ لیکن اب یہ بھی مُردہ ہیں اور وہ بھی مُردہ ہیں۔ یہ بھی

حقیقت سے دُور

ہیں اور وہ بھی حقیقت سے دُور ہیں۔ لیکن مُردوں مُردوں میں بھی فرق ہوتا ہے دو تین دن کا مُردہ تازہ مُردہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ تین چار دن کا مُردہ تو سڑ رہا ہوگا اور اس میں سے بدبو آ رہی ہوگی۔ اور تازہ مُردہ اس سے بہرحال اچھا ہوگا۔ خواہ وہ مُردہ ایک مسلمان کا ہو۔ یا ایک عیسائی کا ہو۔ ایک مسلمان کے مُردے میں بھی مر جانے کے بعد کیڑے پڑ جائیں گے اور ایک عیسائی کے مُردہ جسم میں بھی مر جانے کے بعد کیڑے پڑ جائیں گے۔ گویا اب یہ کہنا پڑے گا۔ کہ قرآن کریم نے یہ تو کہا ہے کہ مُردے زندوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر یہ نہیں کہا کہ مسلمان ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور اگر یہ نہیں کہا کہ مسلمان ہمیشہ زندہ رہیں گے تو

اس کے یہ معنے ہونگے

کہ وہ بھی کسی وقت مُردہ ہو جائیں گے اور قرآن کریم نے یہ کب کہا ہے۔ کہ مُردوں مُردوں میں فرق نہیں ہو سکتا۔ ایک مسلمان کا مُردہ بھی خراب ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے کہ مسلمان صداقت سے بے بہرہ ہو کر کبھی زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ اور کبھی کم۔ لیکن بہرحال جو قوم اپنے آپکو زندہ سمجھتی ہے اس کو مُردوں کے مقابلہ میں اپنے

کیریکٹر کا معیار

زیادہ اچھا رکھنا پڑے گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ وہ زندہ بھی ہو اور اس میں اتنی سچائی نہ پائی جائے جتنی مُردوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ زندہ بھی ہو اور اس میں اتنی محنت نہ پائی جاتی ہو جتنی مُردوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ زندہ بھی ہو اور اس میں اتنا رحم نہ پایا جائے۔ جتنا مُردوں میں پایا جاتا ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہو۔ تو تمہارا معیارِ انصاف۔ تمہارا معیارِ رحم۔ تمہارا معیارِ عدل۔ تمہارا معیارِ سلوک اور

تمہارا معیارِ احسان اور رحم

بہرحال مُردوں سے زیادہ بالا ہوگا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ تمہیں زندہ کہا جائے۔ آخر مُردہ کے یہاں یہ معنے تو نہیں۔ کہ اس کی رُوح نکل گئی ہو۔ اس کی آنکھ دیکھ نہ سکتی ہو۔ اس کے کان سُن نہ سکتے ہوں۔ اور اس کا جسم حرکت نہ کر سکے۔ اور نہ زندہ کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس کا جسم حرکت کرتا ہو۔ اس کی آنکھیں دیکھتی ہوں۔ اس کے کان سُنتے ہوں اور اس کے ساتھ ارتقاء اور تنزل کا سلسلہ لگا ہوا ہو۔

یہاں وہ معنے مراد نہیں

یہاں اس سے روحانیت کا نکل جانا مراد ہے۔ اخلاق فاضلہ کا مٹ جانا مراد ہے۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے اندر روحانیت بھی نہ ہو۔ تمہارے اندر اخلاق فاضلہ بھی نہ پائے جائیں۔ اور پھر تمہیں زندہ کہا جائے۔ اور تمہارے دشمن کو جس میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں مُردہ کہا جائے اور اگر وہ باتیں تم میں بھی پائی جاتی ہوں۔ لیکن تم اپنے دشمن سے پیچھے رہ گئے ہو تب بھی اس کے مقابلہ میں تمہیں

زندہ نہیں کہا جا سکتا

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مُردہ تو چلتا ہو اور زندہ سارا دن ایک جگہ پڑا رہے مُردہ تو آنکھیں کھولتا ہو اور دیکھتا ہو مگر یہ نہ دیکھتا ہو۔ مُردہ سُنتا ہو خواہ وہ کچھ اونچا ہی سُنتا ہو لیکن سُنتا ضرور ہو مگر یہ نہ سُنتا ہو۔ یہ تو ویسے ہی حماقت ہوگی جیسے ہمارے سکول کے بعض لڑکوں نے کی۔

جب ہم سکول میں پڑھا کرتے تھے

اُس زمانہ میں ہمارا سکول چھوٹا سا تھا۔ اور ہیڈ ماسٹر اور بورڈنگ کا سپرنٹنڈنٹ ایک ہی تھا۔ سکول میں تھوڑے سے لڑکے تھے۔ ایک دن اس کے اسسٹنٹ سے کسی نے شکایت کی کہ عشاء کی نماز میں بورڈنگ کے لڑکے بہت تھوڑے آتے ہیں۔ یہ شکایت زیادہ پھیلی اور ہیڈ ماسٹر کے کانوں تک بھی پہنچی۔ اس نے

اصل انچارج سے پوچھا

کہ لڑکے عشاء کی نماز میں کیوں نہیں جاتے۔ انچارج نے کہا۔ لڑکے نماز میں جاتے تو ہیں لیکن بڑے جاتے ہیں اور چھوٹے لڑکے سو جاتے ہیں اور میں انہیں چھوڑ جاتا ہوں۔ ہیڈ ماسٹر نے پوچھا۔ ایسے لڑکے کتنے ہیں جو نماز میں نہیں جاتے۔ اس نے کہا انیس ۱۹۔ ہیڈ ماسٹر نے کہا۔ اچھا میں کسی دن آؤں گا اور دیکھوں گا۔ کہ کون کون لڑکے نماز میں نہیں جاتے۔ وہ ایک دن بورڈنگ میں گئے۔ لڑکے سو رہے تھے۔ وہ پائنتی کی طرف کھڑے ہو گئے۔ ہیڈ ماسٹر نے انچارج سے دریافت کیا۔ تم کس طرح خیال کرتے ہو کہ یہ لڑکے سو رہے ہیں۔ اس نے کہا۔ میں انہیں جگاتا ہوں اور یہ نہیں ہلتے۔ ہیڈ ماسٹر نے کہا واہ

یہ بھی کوئی پہچان ہے

سچ مچ سونے والوں اور بناوٹی سونے والوں میں یہ فرق ہوتا ہے کہ بناوٹی سونے والوں کے بدن میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ لیکن جو سچ مچ سو جاتے ہیں ان کے دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہلتا رہتا ہے بعض لڑکے جاگ رہے تھے اور بناوٹ

گر رہے تھے۔ انہوں نے یہ سنتے ہی اپنا دایاں پاؤں کا انگوٹھا ہلانا شروع کر دیا۔ تا وہ یہ ثابت کریں کہ وہ سچ مچ سوئے ہوئے ہیں۔ جس طرح ان لڑکوں نے اپنے

سونے کی علامت

پاؤں کا انگوٹھا ہلنا سمجھا۔ حالانکہ سویا ہوا حرکت نہیں کرتا۔ اسی طرح تم بھی یہ خیال کرتے ہو۔ کہ روحانیت تم میں نہ پائی جائے۔ اخلاق فاضلہ تم میں نہ پائے جائیں۔ انصاف تم میں کم ہو۔ عدل تم میں کم ہو۔ پاکیزگی تم میں کم ہو۔ دیانت اور امانت تم میں کم ہو۔ اور پھر روحانی طور پر تم زندہ بھی ہو۔ لیکن جس میں یہ سب چیزیں پائی جاتی ہوں۔ وہ مردہ ہو۔

یہ تعریف ایسی ہی ہے

جیسی اس ہیڈ ماسٹر نے کی۔ کہ جو سچ مچ سو جاتے ہیں ان کے دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہلتا رہتا ہے۔ اور جو بناوٹی طور پر سو رہے ہوتے ہیں۔ ان کا سارا جسم ساکت ہوتا ہے۔ یہ کیسی ہنسی والی بات ہے لیکن کیا تم نے کبھی اپنے نفس پر بھی غور کیا ہے۔ ہم کہتے تو یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر ہم زندہ ہو گئے۔ اور ایک غیر مسلم ہمارے برابر نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا ہم اخلاق میں بھی اس سے بڑھ کر ہیں۔ اگر ہم اخلاق میں اس سے بڑھ کر نہیں تو پھر ہم بھی مردہ ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے۔ ہمارے دشمن میں

قربانی کا احساس

زیادہ پایا جاتا ہو۔ اسے وقت کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی عادت ہو۔ وہ آپس کے معاملات کو ہم سے زیادہ اچھی طرح طے کر سکتا ہو۔ اس میں دیانت و امانت ہم سے زیادہ پائی جاتی ہو۔ لیکن زندہ ہم ہوں۔ اور وہ مردہ۔ اگر تمہاری صحبت دنیا تلاش نہیں کرتی۔ اگر تمہارے پاس بیٹھنے کو وہ نعمت قرار نہیں دیتی اور تمہاری دوستی کو وہ خدا تعالےٰ کا ایک فضل قرار نہیں دیتی۔ تو تم زندہ کیوں کر ہو۔ اور تمہارا دشمن مردہ کیونکر ہے بلکہ اگر تمہارے اخلاق فاضلہ تمہیں

ایک نمایاں حیثیت

دے دیتے ہیں۔ اگر تمہیں دیکھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ تم میں اور تمہارے غیر میں بڑا بھاری فرق ہے۔ اگر تمہیں اس کے ہمسائے کے پاس کھڑا کر دیا جائے اور پھر اس سے پوچھا جائے کہ کیا تم ان دونوں کو برابر سمجھتے ہو۔ تو وہ بے ساختہ کہدے کہ یہ ہو کیسے سکتا ہے۔ دوسروں کی اس کے سامنے حیثیت ہی کیا ہے ان کے اخلاق کجا۔ اور اُن کے اخلاق کجا تو پھر بے شک تمہارا دعوےٰ صحیح ہو سکتا ہے کہ ہم زندہ ہیں۔ اور مردہ زندہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ تو پھر

دو باتوں میں سے ایک ضرور ہو گی

یا تو وہ سلسلہ جس میں تم داخل ہوئے ہو نعوذ باللہ جھوٹا ہے اور تمہارا یہ دعوےٰ غلط ہے کہ وہ سلسلہ تمہیں زندگی دینے والا ہے۔ اور یا وہ سلسلہ تو سچا ہے۔ لیکن تم جھوٹے ہو۔ کیونکہ تم میں وہ آثار نہیں پائے جاتے۔ جو ایک زندہ میں پائے جانے چاہئیں

پس اس معیار کو سامنے رکھ کر تم اپنے ارد گرد کے لوگوں کو دیکھو۔ اور پھر معلوم کرو۔ کہ کیا تم میں اور ان میں کوئی فرق پایا جاتا ہے۔ کیا تم میں ان سے زیادہ صداقت پائی جاتی ہے کیا تم میں ان سے زیادہ محنت پائی جاتی ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ وقت کی قدر کرتے ہو۔ کیا تم ان سے زیادہ دیانتدار ہو کیا تم میں ان سے زیادہ رحم پایا جاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ امین ہو۔ کیا تم ان سے زیادہ کریم ہو۔ کیا تم ان سے زیادہ عقلمند اور فہیم ہو۔ کیا تم ان سے زیادہ دور اندیش ہو۔

اگر تمہیں جواب ملے

کہ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ تو سمجھ لو کہ تم جس جگہ بھی ہو گے زندہ ہو اور سچے طور پر زندہ ہو تم دریا سے باہر رہ کر گیلے ہونے کا دعوےٰ نہیں کر رہے۔ تم ابھی پانی میں غوطہ لگا کر باہر آئے ہو۔ لیکن اگر ایسا نہیں تو تمہارا یہ دعوےٰ افیونیوں کی طرح ہو گا۔ جو ریت پر بیٹھ کر خیال کر لیتے ہیں کہ ان کا جسم گیلا ہے۔ اگر تم سچ مچ پانی میں گھس جاتے ہو۔ تو وہ لازماً تمہیں گیلا کر دے گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں اور تمہیں اس کا جواب نفی میں ملتا ہے تو

تمہیں سوچنا چاہیئے

کہ جسے تم نے صداقت سمجھا ہے کیا وہ فریب اور جھوٹ تو نہیں۔ اگر تمہاری عقل کہتی ہے کہ وہ سچ ہے۔ تو تمہیں اپنے نفس کو کہنا چاہیئے۔ اے نفس تو ہی جھوٹا ہے۔ تو نے جو یہ سمجھا تھا کہ میں پانی میں کود پڑا ہوں۔ درست نہیں۔ تو ابھی باہر ہی کھڑا ہے۔ تو نے ابھی

عرفان کے دریا میں

چھلانگ نہیں لگائی۔ اگر تم یہ سوچو۔ تو تم میں کتنی راستی پیدا ہو جائے۔ اگر تم اس نتیجہ پر بھی پہنچ جاؤ۔ کہ زندہ مردہ سے بہر حال بہتر ہوتا ہے۔ تب بھی تمہارا کیرکٹر پہلے سے بہت زیادہ اونچا ہو جائے گا۔ تم پہلے سے زیادہ جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ گے تم پہلے سے زیادہ محنت کے لئے تیار ہو جاؤ گے اور اپنی حالت کو پہلے سے بہتر بنانے کے لئے کوشش کرو گے اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو تم ایسی تاریکی میں پڑ جاؤ گے۔ جس سے نکلنے کا تمہیں کوئی موقعہ نہیں ملے گا۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی کا انتقال

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ابھی ابھی فون پر محمود احمد خانصاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اطلاع دی ہے کہ آج صبح گیارہ بجے پنڈی میں خانصاحب برکت علی خانصاحب شملوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور ان کا جنازہ آج (۷/۸) شام کو بذریعہ ٹرک پنڈی سے روانہ ہو کر انشاء اللہ تعالےٰ کل صبح ربوہ پہنچے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خانصاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور بہت نیک اور مخلص اور سادہ مزاج بزرگ تھے۔ ان کی بیعت ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء کی ہے۔ ان کو دو زمانوں میں سلسلہ کی خاص خدمت کا موقعہ میسر آیا۔ اولاً جماعت احمدیہ شملہ کے صدر اور امیر کی حیثیت میں جبکہ انہوں نے شملہ کی جماعت کو غیر معمولی حسن تدبیر کے ساتھ سنبھالا اور ۱۹۱۴ء کے فتنۂ خلافت کے ایام میں خصوصیت کے ساتھ قابل قدر خدمات سرانجام دیں اور جماعت کے کثیر حصہ کو لغزش سے بچا لیا شملہ کی جماعت میں ان کی صدارت اور امارت کا زمانہ اپنے نتائج کے لحاظ سے بڑا امتیاز رکھتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ پنشن پا کر قادیان تشریف لائے تو مرکز میں لمبے عرصہ تک جائنٹ ناظر بیت المال کے عہدہ پر بہت مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔ شملہ میں تنظیم اور باقاعدگی اور حسن تدبیر کی خوبیاں ان کے کام کی طرۂ امتیاز تھیں۔ خانصاحب مرحوم مرحوم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے حقیقی ماموں تھے۔

خانصاحب برکت علی صاحب نے ۸۶ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ مگر ہمت اور جذبۂ خدمت کا یہ عالم تھا کہ غالباً دو سال ہوئے انہوں نے قرآنی علوم کے فہم کے متعلق ایک رسالہ تصنیف کر کے شائع کیا تھا۔ جس کے بعض مضامین واقعی عمدہ اور اچھوتے تھے۔ اسی طرح ان کی اکثر روایات بھی غالباً چھپ چکی ہیں۔

خانصاحب مرحوم نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کی اہلیہ جو وہ بھی خاوند کی طرح بہت نیک اور مخلص تھیں۔ ان کی زندگی میں ہی چند سال ہوئے فوت ہو گئی تھیں اور ربوہ کے مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں۔ مرحومہ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ اللہ تعالےٰ دونوں کو غریق رحمت کرے اور اپنے خاص افضال سے نوازے اور جماعت میں ان کے امثال پیدا کر کے انکے نیک عمل کو جاری رکھے۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۸/۷/۵۸

نوٹ: بعد میں جوہر آباد سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپکا جنازہ مورخہ ۸ اگست کی صبح کو راولپنڈی سے بذریعہ ٹرک خوشاب پہنچ گیا تھا۔ لیکن سیلاب کی وجہ سے چونکہ راستہ بند ہے اور مزید دو دن تک راستہ کھلنے کی امید نہیں اس لئے آپ کے تابوت کو سردست خوشاب میں ہی امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔

امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا تفصیلی نتیجہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔ یاد رہے فرسٹ ڈویژن ۵۱۰ نمبر سے اور سیکنڈ ڈویژن ۳۸۲ نمبر سے شروع ہوتا ہے۔ ۳۸۲ سے کم نمبر حاصل کرنے والے طلبہ تھرڈ ڈویژن میں شمار ہوں گے۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۳۷۱۶	رشید احمد اختر	۶۲۶
۲۳۷۱۷	حمید احمد	۴۴۲
۱۸ ،،	شمس الحسن	۵۷۷
۱۹ ،،	حبیب اللہ خاں	۵۲۱
۲۰ ،،	سعید احمد	۵۴۸
۲۱ ،،	عبدالسمیع خاں	۵۰۶
۲۲ ،،	بشیر احمد لطیف	۴۰۸
۲۳ ،،	عبدالمجید	۶۳۱
۲۴ ،،	پرویز شفیع	۵۱۰
۲۵ ،،	مامون احمد	۵۹۹
۲۶ ،،	سعید احمد	۶۲۷
۲۷ ،،	شاہد احمد	۶۴۸
۲۹ ،،	معراج الحق	۵۱۳
۳۰ ،،	سید حفاظت حسین	۳۲۸
۳۱ ،،	سراج النبی فاروقی	۴۲۰
۳۲ ،،	مشتاق احمد	۴۷۹
۳۳ ،،	عبدالغفار	۴۴۲
۳۴ ،،	نثار احمد خاں	۳۱۵
۳۵ ،،	نصیر الحق خاں	۴۰۵
۳۶ ،،	حمید اللہ درانی	۳۱۴
۳۷ ،،	عبدالقادر	۵۱۸
۳۹ ،،	خورشید احمد ہاشمی	۳۵۴
۴۰ ،،	عطاء اللہ مطیع	۴۳۶
۴۱ ،،	مسعود انور ملک	۳۹۶
۴۲ ،،	عبدالصمد	۵۴۳
۴۶ ،،	فدا الحق	۴۸۵
۴۸ ،،	داؤد انور	۵۵۸
۴۹ ،،	منیر احمد	۴۲۸
۵۰ ،،	طارق محمود	۴۵۰
۵۱ ،،	مرزا اختر بیگ	۳۹۷
۵۲ ،،	محمد اسلم پرویز	۵۳۵
۵۵ ،،	محمد یعقوب	۲۹۶
۵۶ ،،	بشارت احمد شاکر	۴۴۸
۵۷ ،،	داؤد احمد خاں	۴۲۷
۵۸ ،،	بشیر احمد	۵۷۸
۵۹ ،،	محمود احمد	۵۴۳
۶۰ ،،	رفیق احمد طیب	۵۰۰
۶۱ ،،	محمد عثمان ناصر	۳۶۷
۶۳ ،،	ریاض احمد	۴۲۲
۶۴ ،،	محمد اکرم نعیم	۴۷۹
۶۵ ،،	لطف المنان بھیروی	۴۵۱
۶۷ ،،	محمد اعظم	۴۱۷
۶۹ ،،	محمد دین	۵۸۶
۷۰ ،،	عبدالمنان	۳۹۳
۲۳۷۷۱	محمد افضل	۳۴۳
۷۴ ،،	محمد سلیم	۴۲۸
۷۶ ،،	محمد علی	۴۷۱
۷۸ ،،	امین اللہ رفعت	۴۷۷
۷۹ ،،	بشیر احمد اختر	۶۲۷
۸۰ ،،	بشیر احمد سالک	۴۱۱
۸۱ ،،	عطاء اللہ	۵۱۸
۸۲ ،،	نذر محمد خالد	۵۴۷
۸۳ ،،	رشید احمد	۵۱۶
۸۴ ،،	اعجاز الحق	۷۰۱
۸۵ ،،	بشارت الرحمٰن	۶۹۷
۸۶ ،،	مبشر احمد شاہد	۶۵۰
۸۷ ،،	عبدالجلیل صادق	۵۶۳
۸۸ ،،	محمد بشیر الدین	۵۳۷
۸۹ ،،	لطیف احمد	۵۸۴
۹۰ ،،	خضر حیات	۵۱۳
۹۱ ،،	سعید احمد	۷۲۰
۹۲ ،،	محمد مقبول	۵۰۷
۹۳ ،،	حمید احمد خاں	۷۴۰
۹۴ ،،	زرتشت منیر	۴۰۹
۹۵ ،،	مرزا ناصر احمد	۷۲۰
۹۶ ،،	ناصر احمد سجاد	۶۴۶
۹۹ ،،	ریاض احمد ریاض	۴۴۸
۲۳۸۰۴	عبدالرشید سماٹری	۴۲۰
۵ ،،	منور احمد	۴۸۷
۶ ،،	کمال الدین حبیب احمد	۵۲۹
۹ ،،	محی الدین شاہ	۳۵۵
۱۱ ،،	بشیر احمد خالد	۴۲۷
۱۳ ،،	محمد عارف قاسم	۴۳۵
۱۴ ،،	آفتاب احمد	۵۴۲
۱۵ ،،	محمد یونس	۴۵۷
۱۷ ،،	عبدالرفیق آصف	۴۰۰
۱۸ ،،	غلام احمد	انگریزی B دوبارہ ہوگا
۱۹ ،،	حمید احمد	۳۰۷
۲۰ ،،	محمود احمد عارف	۴۶۴
۲۱ ،،	نذر احمد چیمہ	۴۷۹
۲۲ ،،	عطاء الرحمٰن خاں	۳۹۹
۲۳ ،،	محمد اکرم	۵۲۲
۲۴ ،،	منصور احمد	۴۵۴
۲۵ ،،	اصغر علی اختر	انگریزی B دوبارہ ہوگا
۲۶ ،،	عبدالودود	۳۹۱
۲۷ ،،	محمد شریف	۴۷۲
۲۹ ،،	مرزا کلیم احمد	۴۶۷
۳۰ ،،	بشیر احمد طاہر	۴۵۹
۳۲ ،،	حمید احمد خالد	۶۰۸
۲۳۸۳۳	وزیر محمد	۴۸۸
۳۴ ،،	مرزا نصیر احمد	۵۷۴
۳۵ ،،	ظفر احمد	۲۹۶
۳۷ ،،	عبدالسمیع انور	۴۲۵
۳۸ ،،	محمد اعظم	۵۶۸
۳۹ ،،	محمد منظور	۵۱۸
۴۰ ،،	نذیر احمد تسنیم	۵۷۵
۴۱ ،،	محمد ابراہیم	۴۵۱
۴۲ ،،	محمد اکرم	۵۲۸
۴۳ ،،	مسعود احمد	۵۴۹
۴۴ ،،	اختر محمود	۵۲۶
۴۵ ،،	محمد خاں ظفر	۶۸۵
۴۶ ،،	محمد فاضل	۳۶۰
۴۷ ،،	ظفر اللہ خاں پرویز	۶۲۸
۴۸ ،،	محمد حنیف	۳۳۷
۴۹ ،،	امیر بخش	۵۲۸
۵۰ ،،	مسعود احمد	۴۱۳
۵۱ ،،	صغیر احمد خاں	۴۲۷
۵۲ ،،	مسعود احمد شوکت	۳۹۹
۵۵ ،،	محمود احمد اختر	۴۱۲
۵۶ ،،	ظفر علی درانی	۳۹۳
۵۷ ،،	منیر احمد گجراتی	۲۹۸
۵۹ ،،	مظفر احمد	۳۰۶
۶۰ ،،	ملک غلام محمد	۳۵۱
۶۱ ،،	حبیب اللہ	۴۷۴
۶۲ ،،	نعمت علی	۴۵۷
۶۳ ،،	مقبول احمد	۴۱۵
۶۴ ،،	امان اللہ عشرت	۳۸۰
۶۵ ،،	محمد ظہیر اختر	۴۹۰
۶۷ ،،	بشیر احمد سندھی	۳۹۸
۶۹ ،،	محمد ارشد خاں	۵۷۷
۷۰ ،،	عبدالسمیع طاہر	۳۶۸
۷۳ ،،	منیر احمد بٹ	۴۶۲
۷۶ ،،	محمد اشرف	۴۴۳
۷۷ ،،	نذیر احمد امینی	۴۱۵
۷۹ ،،	عطاء اللہ ظہیر	۴۳۱
۸۰ ،،	عبدالعزیز	۳۶۸
۸۴ ،،	ظہور احمد خاں	۳۸۱
۸۶ ،،	شریف احمد	۵۸۷
۹۳ ،،	محمد بشیر بھٹی	۳۴۵
۹۴ ،،	محمد ذوالفقار	۳۶۷
۹۵ ،،	محمد بیدار اختر	۴۰۷
۹۶ ،،	چوہدری سلطان احمد	۳۵۷
۹۷ ،،	اللہ یار	۳۳۵
۲۳۹۰۰	محمد صفی اللہ خاں	۳۴۵

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا تفصیلی نتیجہ

رول نمبر	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
۱۴۸۷۹	راشدہ شہناز	۲۷۱
۸۰ ،،	حمیدہ	۴۳۰
۸۱ ،،	نسیم اختر	۳۹۲
۸۲ ،،	بشریٰ	۳۹۸
۸۳ ،،	زبیدہ	۵۶۲
۸۴ ،،	شفیقہ بانو	۴۳۷
۸۵ ،،	امۃ السمیع	۴۲۵
۸۶ ،،	سلیمہ قمر	۵۰۳
۸۷ ،،	امۃ النصیر	۳۲۹
۸۸ ،،	راشدہ مبارکہ	۴۱۰
۸۹ ،،	شمیم اختر	۴۸۶
۹۰ ،،	صالحہ فائزہ	۴۲۹
۹۱ ،،	امۃ الوحید	۴۹۰
۹۲ ،،	انور افتخار	۴۶۵
۹۴ ،،	امۃ المجید کشور	۴۵۵
۹۶ ،،	لئیقہ فرحت	۳۷۹
۱۴۹۰۰	رخ پروین	۴۳۴
۱۴۹۰۱	مختارہ بیگم	۴۷۰
۱۴۹۰۲	صادقہ قدسیہ	۵۰۵
۱۴۹۰۳	نسیم اختر	۳۹۰
۱۴۹۰۴	انیسہ گوہر	۳۸۰
۱۴۹۰۵	حامدۃ البشریٰ	۵۲۸
۱۴۹۰۶	سلمیٰ بیگم	۴۸۳
۱۴۹۰۷	ثریا بیگم	۴۹۳
۱۴۹۰۸	حمیدہ بیگم	۵۰۱
۱۴۹۰۹	صفورہ حلیم	۴۵۵
۱۰ ،،	نذیرہ	۴۶۶
۱۱ ،،	بشریٰ طینہ	۴۲۴
۱۲ ،،	سعیدہ بیگم	۴۱۸
۱۳ ،،	مقصودہ بیگم	۴۰۲
۱۵ ،،	سعیدہ اسماعیل	۴۴۲
۱۶ ،،	نعیمہ ملک	۴۵۴
۱۷ ،،	بدر النساء	۴۴۰
۱۸ ،،	صدیقہ بشریٰ	۴۱۴
۱۹ ،،	بشریٰ پروین	۲۶۳
۲۰ ،،	ساجدہ	۴۸۰
۲۳ ،،	امۃ الحی بشریٰ	۵۸۲ دوم
۲۴ ،،	امۃ الباسط رعنا	۵۲۹
۲۵ ،،	امۃ الحلیم	۴۰۹
۲۶ ،،	طاہرہ ثریا	۴۷۳
۲۷ ،،	تنویر اکمل	۳۹۳
۲۹ ،،	شاہدہ خانم	۵۰۱
۳۰ ،،	نسیم اسلم	۴۲۳
۳۱ ،،	صادقہ	۶۲۷ اول
۳۳ ،،	بشریٰ خانم	۴۰۱
۳۴ ،،	رضیہ فردوس	۵۴۷
۳۶ ،،	امۃ الکریم	۵۲۷
۳۷ ،،	مبشرہ سلمیٰ	۵۷۸ سوم
۳۹ ،،	جمیل قدسیہ	۴۷۳
۱۴۹۴۰	سعیدۃ الزہرا	۴۴۶

اُنیس سالہ تاریخی کتاب

تقریباً ہر جماعت میں ایسے "سابقون الاولون" ہیں جو بعض تو ہر سال پہلے سال سے انیسویں سال تک متواتر اضافہ کرتے رہے ہیں اور بعض ان میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مراعات سے فائدہ اٹھا کر اپنے امام کے حضور اپنی قربانی پیش کی ہے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو نہ صرف یہ کہ کسی سال اضافہ سے نہ دے سکے بلکہ مراعات کے قواعد کو بھی پورا نہ کر سکے لیکن بعض سالوں میں اتنی کمی کرنے پر مجبور ہوئے کہ وہ صرف -/۵ سالانہ کی شرط کو پورا کر سکے اور پھر اس پر کچھ اضافہ کر کے انیس سال پورے ادا کئے ہیں۔ پس ہر جماعت میں تین قسم کی فہرست ہوگی:۔

(۱) وہ جو پہلے سال سے انیسویں سال تک اضافہ سے ادا کرتے رہے ہیں۔

(۲) وہ جنہوں نے تیسرے سال تک تو اضافہ کیا۔ چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دیکر دسویں سال تک اضافہ کیا۔ اور پھر گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دیکر سال انیس تک بڑھاتے گئے۔ یا گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر اور بارھویں سال میں آٹھویں سال کے برابر اور تیرھویں سال میں ساتویں سال کے برابر حتیٰ کہ انیسویں سال میں اپنے پہلے سال کے برابر دیتے رہے ہیں۔

(۳) وہ جو ۱ و ۲ کے معیار کو بعض سالوں میں قائم نہیں رکھ سکے مگر پانچ روپیہ والی شرط کو پورا کرتے ہوئے انیس سال تک شامل رہے ہیں۔

بعض وہ احباب بھی ہیں جو ہر سال اضافہ کے ساتھ دیتے رہے ہیں مگر آخری سالوں میں آکر وعدے تو اضافہ سے کئے مگر بعض مجبوریوں سے ادا نہ کر سکے۔ اب اپنے وعدے سے کم کر کے دینا بھی ان کے لئے شاق گذرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر قدم پیچھے ہٹایا تو پھر پیچھے ہی ہٹتا جاتا ہے اسلئے دینگے تو جس طرح اضافہ سے وعدہ کیا ہے اسی طرح سے۔ پس ایسے احباب کے لئے حضور کا یہ ارشاد ہے کہ وہ اپنی ایسی قسط مقرر کر کے ماہوار ادا کرتے رہیں جو موجودہ حالت میں آسانی سے دے سکیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ ان کو وسعت عطا فرما دے اسوقت جس قدر قسطیں دے چکے ہوں وہ وضع کر کے باقی یکمشت ادا کر دیں۔ اس طرح ان کا نام بھی سابقون الاولون کی تاریخی کتاب کے صفحات میں درج کیا جا سکتا ہے۔ پس وہ اس پر عامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

(خاکسار برکت علی خاں (پنشنر) وکیل المال تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء کی تاریخوں میں اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے سلسلہ میں ضروری امور پر مشتمل سرکلر لیٹر بصورت ضمیمہ خالد ماہ اگست ۱۹۵۸ء جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس سرکلر لیٹر کے مضمون سے اپنی مجلس کے جملہ خدام کو آگاہ کر دیں اور جن امور کے بارہ میں مرکز نے معین تاریخوں تک اطلاعات منگوائی ہیں ان سے بروقت مرکز کو مطلع کریں۔

یہ امر پیش نظر رہے کہ ایک ہی خط یا کسی رپورٹ میں یہ اطلاعات نہ بھجوائی جائیں بلکہ ہر امر کے متعلق علیحدہ علیحدہ اطلاع دی جائے۔ کیونکہ انتظامی لحاظ سے کام تقسیم ہو چکا ہے۔ اور ہر شعبہ سے متعلق کاغذات اسے بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ اسلئے ہر قسم کی اطلاع علیحدہ کاغذ پر آنی ضروری ہے۔ امید ہے جملہ مجالس اس بارہ میں خاص توجہ دیں گی اور مرکز کو اطلاعات بروقت بھجوا دیں گی۔ تا انتظام کرنے میں آسانی رہے۔ والسلام

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چونڈہ میں جماعت احمدیہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۳۰/۷ بروز بدھ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد چودھریاں میں جماعت احمدیہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اقبال احمد صاحب (مالک فلور مشین) نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ محمد اسلم صاحب خالد (پسر مکرمی مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال) اور مولا بخش صاحب بٹ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں مکرمی مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال نے تربیت اولاد کی ضرورت اور والدین کی ذمہ داری پر مؤثر تقریر فرمائی۔ ابتداء میں آپ نے احمدیت کی امتیازی شان پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی صحیح اور شاندار نمائندگی احمدیت نے ہی کی ہے اور یہ کہ اس کے پیش کردہ اصولوں کے ذریعہ آج اسلام کی تبلیغ و اشاعت دنیا میں ہو سکتی ہے۔ آپ نے آخر میں تلقین فرمائی۔ کہ ہمیں چاہیئے کہ خود بھی اس عظیم الشان نعمت کی قدر کریں۔ اور اپنی اولاد کی تربیت بھی کریں تا وہ بھی روحانی برکات و افضال حاصل کر سکے۔ بعد ازاں صدر جلسہ مکرم چوہدری عبدالکریم خاں صاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی نے تقریر فرمائی انہوں نے بتایا ہمارا فرض ہے کہ ہم بیدار ہو جائیں۔ اور اس عارضی زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاویں۔ وہ اس طرح کہ ہم سب قرآن کریم کی تعلیم سیکھیں ان پر عمل کریں۔ پھر اولاد کو سکھائیں اور ان سے عمل کروائیں۔ نیز دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لئے ان کو تیار کریں۔

اس کے بعد آپ نے سلسلہ احمدیہ کے متعلق بعض اہم سوالات اور ان کے جوابات سمجھائے۔ آخر میں مکرمی مولوی محمد سعید صاحب نے دعا کروائی اور یہ تقریب ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ اجلاس ہذا کے لئے مکرمی ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب بھٹی قائد خدام الاحمدیہ چونڈہ نے خاص کوشش فرمائی تھی۔

(محمد علی باجوہ امیر جماعت احمدیہ سرکل چونڈہ)

مجالس انصار اللہ کا نماز کا امتحان

قرآن کریم میں ہے۔ اقم الصلوٰۃ لذکری۔ کہ اے مومن نماز کو اس صورت میں قائم کر۔ کہ خدا کی یاد ہمیشہ سامنے رہے۔ نیز خدا فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنہٰی عن الفحشاء والمنکر۔ کہ نماز قائم کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان بے حیائی کے کاموں اور بری باتوں سے رک جاتا ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے الصلوٰۃ معراج المومن۔ کہ نماز مومن کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ گویا اگر مومن خدا کے ان روحانی درجات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا ذریعہ نماز ہے۔ اور نماز قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک مومن سادہ نماز اور ترجمہ نماز سے واقف نہ ہو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ آیت حتیٰ تعلموا ما تقولون سے استدلال فرماتے تھے۔ کہ نماز کا ترجمہ آنا ضروری ہے۔ پس مجالس انصار اللہ کے لئے نماز سادہ اور نماز با ترجمہ کا امتحان مقرر کیا جاتا ہے۔ ۵ اکتوبر کو امتحان لیا جائے گا۔ ہر مجلس کے زعیم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے احباب کو اس امتحان کی اطلاع دیں۔ اور تاریخ امتحان سے پہلے پہلے کوشش کریں کہ ہر ممبر انصار اللہ کو نماز سادہ اور نماز با ترجمہ آتی ہے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے امتحان کتاب کشتی نوح

زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام پچھلے امتحان کا نتیجہ جلد ہی شائع کر دیا جائے گا۔

آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ستمبر ۱۹۵۸ء کے آخری اتوار کو کتاب کشتی نوح کا امتحان ہوگا۔ تمام لجنات کو اس اعلان کے ذریعہ تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں اعلان کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال فرما دیں۔

اگر کسی لجنہ نے کتابیں منگوانی ہوں تو براہ مہربانی وہ ابھی مطلع فرما دیں کہ کتنی کتابیں بذریعہ وی۔پی بھجوائی جائیں۔ ایک کتاب کی قیمت ۸ ؍ ہے۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۱۸ میں عنایت اللہ ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازم عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۸۰/- روپے ہے لہذا اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:- عنایت اللہ حلقہ ... ربوہ
گواہ شد:- محمد رفیق سیکرٹری وصایا دار الصدر غربی ربوہ
گواہ شد:- عبد الرزاق دار الصدر غربی الف ربوہ

نمبر ۱۵۰۱۹ میں رؤفہ شاہین زوجہ چوہدری مہر دین صاحب قوم راجپوت پیشہ امور خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ محلہ دار البرکات ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ طلائی زیورات ہار طلائی تقریباً دو تولہ کانٹے طلائی وزنی قریباً سوا تولہ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی پونا تولہ۔ کل وزن چار تولے جس کی مجموعی موجودہ قیمت مبلغ چار صد روپے کل قیمت ایکہزار چار صد روپیہ ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میں بقائمی ہوش و حواس یہ وصیت کر رہی ہوں۔

الامتہ:- رؤفہ شاہین زوجہ چوہدری مہر دین صاحب
گواہ شد:- چوہدری مہر دین خاوند موصیہ
گواہ شد:- امام علی سیکرٹری انصار اللہ محلہ دار البرکات ربوہ

نمبر ۱۵۰۲۰ میں مسعودہ بیگم زوجہ میاں برکت علی صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند زیور طلائی 1½ تولہ قیمت مبلغ ۱۲۵/- روپیہ کل میزان ۴۲۵/- روپیہ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ:- مسعودہ بیگم
گواہ شد:- حکیم شمیم حسین سیکرٹری مال وزیر آباد
گواہ شد:- میاں برکت علی خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۰۲۱ میں صالحہ بیگم زوجہ حکیم محمد شفیع قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سادھوکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۹-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر ۸۰۰ روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں زیور طلائی وزنی ۵ تولہ قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے کل میزان ۱۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

فقط اس رقم کی ادائیگی کا میں خود ذمہ دار ہوں۔ الراقم حکیم محمد شفیع خاوند موصیہ مذکور

الامتہ بقلم خود صالحہ بیگم۔
گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ
گواہ شد حکیم محمد شفیع خاوند موصیہ سیکرٹری مال سادھوکے۔

نمبر ۱۵۰۲۲ میں طاہرہ حمید بنت میر حمید اللہ صاحب ہیڈ انسپکٹر قوم میر پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان چھاؤنی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک انگشتری طلائی قیمتی چالیس روپے ہے اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اقرار کرتی ہوں کہ اس کے بعد بھی جو جائیداد مجھے ملے گی اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کی اطلاع وقتاً فوقتاً مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو کرتی رہوں گی۔

الامتہ۔ طاہرہ حمید بنت میر حمید اللہ صاحب
گواہ شد ظہور حسین چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ
گواہ شد۔ امۃ الوہاب بیگم اہلیہ شیخ محمود رشید صاحب ہیڈ سی سی صدر لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی
گواہ شد محمودہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد انعام اللہ صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

دو بریلوی مقررین کو اشتعال انگیز تقریر کرنے کے جرم میں قید اور جرمانے کی سزائیں

مختلف انجمنوں کی طرف سے مجسٹریٹ گوجرانوالہ کے فیصلہ کا خیر مقدم

"گوجرانوالہ (ڈاک سے) سٹی مجسٹریٹ چوہدری غلام مرتضے' دفعہ ۳۰ نے یہاں کے دو مشہور مولوی محمد صادق و عنایت اللہ سانگلہ ہل کو زیر دفعہ ۱۵۳ و ۲۹۸ ت۔پ مجرم قرار دیتے ہوئے چندرہ پندرہ ماہ قید بامشقت اور چھ چھ صد جرمانہ کی سزا دی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرمان کو مزید چھ چھ ماہ قید محض کی سزا بھگتنی ہوگی۔

استغاثہ کی کہانی کے مطابق واقعات کچھ اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ آج سے ۱۱ ماہ پیشتر مولوی محمد صادق اور مولوی عنایت اللہ سانگلہ ہل نے محلہ گورونانک پورہ کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اہل سنت والجماعت (دیوبندی) اور اہل حدیث فرقوں کو مرتد قرار دیا تھا۔ اور ان کے ساتھ سلسلہ میں بھی قرار دیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی اس تقریر کے سلسلہ میں مختلف فرقوں میں باہم سخت انتشار کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور محلہ اسلام آباد اور گورونانک پورہ کے متعدد مسلمانوں نے تحریری طور پر پولیس میں یہ رپورٹ درج کرائی تھی۔ لیکن بعد میں صوبائی حکومت کی اجازت کے بعد پولیس نے ان دونوں مولویوں کے خلاف کیس دائر کر دیا تھا۔ جس کا فیصلہ آج سزا کی صورت میں صادر ہوا۔

فیصلہ سناتے وقت فاضل مجسٹریٹ نے کہا اگرچہ موجودہ قانون میں سزا کی مقدار بہت کم ہے اور اگر اسلامی قانون نافذ ہوتا تو خدا معلوم انتشار پھیلانے کے عوض ملزمان کو کتنی سنگین عواقب گزرنا ہوتا۔

ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق آج سینکڑوں لوگ احاطہ عدالت میں فیصلہ سننے کے لئے کھڑے تھے۔ اور جب ملزمان کو عدالت سے جیل بھیجا گیا تو کافی پولیس گارد کا بندوبست کیا گیا۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ملزمان کے وکیل نے ضمانت کی درخواست دی جس پر تاحال کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ آج انجمن اتحاد المسلمین۔ انجمن تحفظ اخلاق عامہ۔ کے علاوہ متعدد سیاسی و سماجی جماعتوں نے ایک مشترکہ بیان میں مجسٹریٹ کے فیصلے کو سراہتے ہوئے علمائے دین سے اپیل کی ہے کہ وہ ملت اسلامیہ میں انتشار پھیلانے سے گریز کریں اور ان کی صحیح اور جائز رہنمائی کریں"

(ترجمان اسلام لاہور ۶ر اگست ۱۹۵۸ء)

لودھرے میں عاشورہ کے موقع پر شیعہ سنی تصادم

"سیالکوٹ (ڈاک سے) ضلع سیالکوٹ کے قصبہ لودھرے میں عاشورہ کے موقع پر شیعہ سنی اختلاف نے ناخوشگوار صورت اختیار کر لی جبکہ ماتمی جلوس نے سابقہ معاہدہ کے خلاف سنی بستی میں دلآزاری کا ارتکاب کیا۔ اور سنیوں کی مسجد کے سامنے ڈیڑھ گھنٹے تک اشتعال انگیز نعرے لگاتا رہا۔ پولیس نے چوری وغیرہ جیسے جرائم کے تحت چودہ سنیوں کو گرفتار کر لیا ہے

سیالکوٹ میں جمعہ کے روز تمام جامع مساجد میں احتجاجی قرار دادیں منظور ہوئیں۔ جمعیت اہل سنت کی جماعتی اجلاس نے قرار داد منظور کر کے پولیس کی انتقام جوئی اور جانبداری کی سخت مذمت کی ہے۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ جلوس کی قیادت وہ صاحب کر رہے تھے جو دو برس (علمائے مغربی پاکستان کی اتحادی اپیل میں شریک تھے"

(بحوالہ روزنامہ تسنیم لاہور ۶ر اگست ۱۹۵۸ء)

وزیر خزانہ پاکستان سید امجد علی کا اعلان

کراچی ۹ر اگست۔ وزیر خزانہ پاکستان سید امجد علی نے پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کی بعض سرحدات کے متعلق پاکستان اور بھارت میں یہ سمجھوتہ ہوا تھا کہ بعض سرحدی علاقوں کا جزوی طور پر تبادلہ کر لیا جائے لیکن بھارت نے اس معاہدے پر کوئی عمل نہیں کیا۔

وزیر خزانہ نے کہا ان علاقوں کا تبادلہ پچھلے سال ہو جانا چاہیئے تھا لیکن بھارت نے دیدہ و دانستہ اس معاہدے کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت کو یہ غم کھائے جا رہا ہے کہ اس معاہدے پر عمل کرنے سے بعض علاقے بھارت کے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ سید امجد علی نے پنڈت نہرو کے اس الزام کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا کہ پاکستان کی طرف سے علاقوں کے تبادلے کے سمجھوتے کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ سید امجد علی نے کہا کہ سمجھوتے کی خلاف ورزی کے جرم کا مرتکب بھارت ہے نہ کہ پاکستان۔

پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی معاہدہ

کراچی ۹ر اگست۔ پاکستان اور چین نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں جس کے مطابق چین پاکستان کے لئے ایک لاکھ ٹن چاول فراہم کرے گا۔ اس کے عوض وہ پاکستان سے پٹ سن حاصل کریگا۔ تبادلہ اجناس کے سلسلے میں پاکستان نے چین سے یہ دوسرا معاہدہ کیا ہے۔ سابقہ معاہدے میں یہ طے پایا تھا کہ چین پاکستان کیلئے ڈیڑھ لاکھ ٹن کوئلہ فراہم کرے گا اور اسکے بدلے پاکستان روئی لیگا۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارہویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴